سوال

(81) مشترکہ فیکٹری اوراس کے حصہ داروں کا مسئلہ

جواب

السلام علیكم ورحمة الله وبركاته

سائل اوراس کے ساتھیوں کوچند کاروباری معاملات میں دینی رہنمائی کی ضرورت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

فَإِن تَنـٰزَعتُم فى شَىءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ... ۵۹ ... سورة النساء

مئلہ یہ ہے کہ ایک فیکٹری (کارخانہ) جس کے تقریباً سولہ سو (١٦٠٠) حصہ دارہیں، اس کا (MD) مسئول ایک اور نئی فیکٹری لگانا چاہتا ہے، جس سے موجودہ فیکٹری کوخام مال بھی ملے گا اورزائد پیداوارمارکیٹ میں فروخت ہوگی۔ وہ اس کےلئے دنیا کے کئی ممالک کا سفر کرتا ہے اوراس پراپنے ذاتی پیسے خرچ کرتا ہے اور دوسرے حصہ داروں کو کہتا ہے کہ یہ فیکٹری میں اپنے پیسے ،اپنے وسائل اوراپنےلئے لگاؤں گا۔ اس کےلئے وہ تقریباً دوسال صرف کرتا ہے لیکن سوائے مختلف قسم کے معاہدے (agreements) کہ وہ فیکٹری نہیں لگاسکتا۔ چونکہ ہر فیکٹری کےلئے بنیادی طور پر سرمایہ کی ضرورت ہے۔ جس کو وہ اپنے وسائل سے حاصل نہیں کرسکتا اب مجبور ہوکر وہ اپنے حصہ داروں کو دعوت دیتا ہے کہ ان میں سے جو چاہے نئی ٹیکٹری میں شریک ہوسکتا ہے اور باہر کے لوگوں کو بھی دعوت دیتا ہے، وہ بھی اس کے شریک کار ہوسکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس کےلئے مطلوبہ سرمایہ مہیا کرنے میں حصہ لیں اور موجودہ فیکٹری کی زمین اور نقد روپیہ جو نئی فیکٹری کا تقریباً 1/3 حصہ ہوگا لگائیں اوراپنے پاس سے بھی حتی المقدور سرمایہ کاری کریں لیکن میں یعنی (MD) مسئول اپنے لئ نئی فیکٹری کے کل سرمایہ کا 5% فیصد وصول کرونگا اوراس میں کوئی دوسرا حصہ دار نہیں ہوگا اور 5% بطور شیئرز سرٹفکیٹ کے وصول کرونگا۔ چونکہ ٹیکٹری سٹاک ایکسینچ میں رجسٹرڈ ہوگی، اس لئے فیکٹری مکمل ہونے تک سٹاک ایکسینچ مں اس کی قیمت جو پڑے گی اس کا فائدہ اٹھانے کا حق دار بھی میں ہونگا، کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہوگا، اس پراس کے سمجھدار حصہ داروں نے اعتراض کیاکہ تم جس فیکٹری کے 1/3 حصہ کو بنیاد بنا کر 2/3 حصہ سرمایہ لوگوں سے لینا چاہتے ہو تو تم اس کے تنخواہ دار ہو اور آج جوبڑی ٹیکٹریاں ہیں ان کے مطابق تنخواہ، گھر، گاڑیاں، ٹیلیفون، ملازم، ساری دنیا کا سفر، میڈیکل : بیماری کا علاج چاہے لاکھوں میں ہو، وصول کررہے ہو اور تم نے یہ تمام معاہدے اس ٹیکٹری کے سربراہ کی حیثیت سے کئے ہیں۔ اگر تم اس فیکٹری کی سربراہی سے علیحدہ ہوکر معاہدے کرتے تو تمھیں کمیشن لینے کا اختیار تھا لیکن موجودہ فیکٹری کے سربراہ ہوتے ہوئے جب تم بڑے معاہدے کرتے ہو تو تمہاری پوزیشن اس سربراہ حکومت کی ہوجاتی ہے جو حکومت کا سربراہ ہونے کے باوجود معاہدے کو اپنی ذاتی حیثیت میں شمار کرے اوراس کےلئے کمیشن مانگے لیکن (MD) مسئول کا استدلال یہ ہے کہ یہ نئی فیکٹری ہے اوراس کےلئے کچھ ابتدائی اخراجات میں نے اپنے پاس سے کئے اور ساری منصوبہ بندی اپنی عقل سے کی ہے لیکن اختلاف کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ نئی فیکٹری ایک بہت بڑی فیکٹری جس کی مشینری کی قیمت اربوں روپے میں اوریہاں پاکستان میں بھی مشینری کے علاوہ اربوں روپے درکارہیں۔ ذاتی حیثیت سے مشینری فروخت کرنے والے تمھیں ملاقات کا ٹائم بھی نہ دیتے اور نہ معاہدہ کرتے کہ یہ اربوں روپے کی مشینری ادھار کئی سال کےلئے دی جائے گی اور پاکستان کے اندر جو سرمایہ کی ضرورت ہے وہ بھی اربوں روپے ہے، ذاتی حیثیت سے کوئی شخص تمہارے ساتھ سرمایہ کاری نہیں کرے گا۔ اگر تم آزمائش کرنا چاہتے ہو تو اس فیکٹری کی سربراہی سے استعفیٰ دے کر پھر لوگوں کو سرمایہ کاری کی دعوت دو کیا وہ تمہاری دعوت قبول کرتے ہیں؟ اور باہر کے جو معاہدے ادھار مشینری کے تم نے کئے وہ بھی اپنی ذاتی حیثیت سے کرو، اگر تم کو کامیابی مل جاتی ہے تو 5% فیصد چھوڑ کر 10% کمیشن نئی فیکٹری سے لے لو لیکن موجودہ فیکٹری کے سربراہ ہوتے ہوئے جس کے تقریباً 1600 حصہ دارہیں اوراس کی مالیت بھی کئی ارب روپیہ ہے تم اپنی ذات کے لئ کمیشن نہیں لے سکتے اگر کمیشن وصول کرنا ہے تو وہ موجودہ فیکٹری کے منافع میں جمع کرکے 1600 حصہ داروں میں تقسیم کرو، چونکہ تم اس فیکٹری کے سربراہی ہی نہیں امین بھی ہو اور تمہارا اس فیکٹری میں تقریباً 15% حصہ ہے۔ جب یہ کمیشن منافع کی شکل میں ملے گا تو تمھیں تمہارا 15% یعنی کمیشن 1/6 حصہ خود بخود مل جائے گا اور دوسرے حصہ دار کچھ 15% اور کچھ زیادہ اور کچھ کم کے جو مالک ہیں، اسی نسبت سے ان کو بھی کمیشن

منافع میں سے حصہ مل جائے گا اور تم جو ابتدائی اخراجات کر چکے ہو چاہے نئی فیکٹری میں، اس کو حصہ کے طور پر رکھ لو یا رقم واپس وصول کر لو لیکن وہ شخص اس سے شدید اختلاف کرتا ہے اور اپنی ضد پر اصرار کرتا ہے۔ ہم سب لوگ یہ چاہتے ہیں کہ شریعت سے رہنمائی حاصل کریں لیکن کہنے والے کہتے ہیں کہ آج کے علماء کاروباری معاملات نہیں سمجھتے اس لئے وہ ہماری مشکل حل نہیں کر سکتے۔

جناب حافظ صاحب (حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ) ابھی حال ہی میں آپ نے علماء کا ایک بورڈ تشکیل دیا ہے۔ جس میں چوٹی کے علماء حضرات ہیں، یہ مسئلہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اس کو حل کر کے کاروباری لوگوں کو شریعت کے اندر رہنمائی فرمائیے تاکہ نہ کوئی ظلم کرے اور نہ اس پر ظلم کیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نفع اور نقصان کی بنیاد پر شراکت والا کاروبار مثلاً فیکٹری اور کارخانہ لگانا جائز ہے بشرطیکہ اس میں سود، فراڈ اور دھوکے کا نام و نشان تک نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ... سورة ص 24 "اور بہت سے حصہ دار، شریک کار ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور یہ بہت تھوڑے ہیں۔ (ص: ۲۴)

اگر تمام حصہ دار مذکورہ ایم ڈی (MD) سے متفق ہیں تو اس کے لئے نفع و نقصان میں سے یا فیکٹری کے سرمائے سے کچھ حصہ مثلاً پانچ فی صد مختص کیا جا سکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «المسلمون علی شروطھم» مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں۔ (سنن ابی داود: ۳۵۹۴ و سندہ حسن و صححہ ابن الجارود: ٦۳۷ و ابن حبان: ۱۱۹۹، وعلقہ البخاری فی صحیحہ قبل ح ۲۲۷۴ نحو المعنی)

اور اگر حصہ دار راضی نہ ہوں یا شک محسوس کریں تو ایم ڈی صاحب کو منع کر دیں اور کہہ دیں کہ ایم ڈی سمیت تمام حصہ دار نفع و نقصان میں برابر کے شریک ہوں گے یا وہ اس کاروبار کو ہی چھوڑ دیں۔

شریعت کے قواعد میں سے ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جس چیز کے بارے میں دل میں کھٹک محسوس ہو اور آدمی مطمئن نہ ہو تو اس چیز کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص223